مختصر خلاصہ مضامینِ قرآن

تئیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿﴾ (یٰسٓ:۲۲)

تئیسویں پارے میں سورۂ یٰسٓ کے آخری ۴ رکوع، ۵ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ صافات، ۵ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ صٓ اور سورۂ زمر کے ابتدائی ۳ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۲...... آیات ۱۳ تا ۳۲

ماضی کی سبق آموز داستان

سورۂ یٰسٓ کے دوسرے رکوع میں ایک سبق آموز داستان کا بیان ہے۔ اللہ نے ایک بستی میں تین رسولؑ بھیجے۔ قوموں نے رسولوں ؑ کی رسالت کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم ہماری طرح کے انسان ہو اور کوئی انسان اللہ کا رسول نہیں ہوسکتا۔ رسولوں ؑ نے اُنہیں یقین دلایا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ ہماری ذمہ داری حق پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ قوموں نے گستاخی کی کہ تمہاری آمد کے بعد ہم پر مصائب آرہے ہیں۔ اگر تم تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ ایسے میں جب کہ بستی والے رسولوں کے خلاف مجرمانہ اقدام کرنے والے تھے، بستی والوں میں سے ایک مردِ مومن نے اُن سے کہا کہ رسولوں کی یہ بات حق ہے کہ صرف اللہ کی بندگی کی جائے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جو ہر مشکل کو آسان کرسکتا ہے۔ رسول ایسے پاکباز بندے ہیں جن کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں۔ وہ تم سے کوئی نذرانہ نہیں مانگ رہے۔ حق پرستی کا تقاضا ہے کہ ان کی دعوت قبول کی جائے۔ تم سب سن لو میں اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان لاتا ہوں۔ بستی والوں نے اُس مردِ مومن کو شہید کر دیا۔ شہداء شہادت کے فوراً بعد جنت میں داخل کر دیے جاتے ہیں۔ اللہ نے اُس مردِ مومن کو بھی جنت میں داخل فرمادیا۔ اُس نے کہا کہ کاش میری قوم جان لیتی کہ اللہ نے مجھ پر کیسا کرم کیا۔ میرے تمام گناہ معاف کر دیے اور مجھے عزت والا مقام عطا فرمایا۔ اللہ

ہمیں بھی شہادت کی موت نصیب فرمائے۔آمین! بستی والوں کو اُن کے جرائم کی سزا دی گئی۔ ایک زوردار دھماکے سے پوری بستی ملیامیٹ کر دی گئی۔وہی لوگ جو کچھ دیر پہلے مخالفت میں بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جوش وخروش دکھا رہے تھے،اب جلی ہوئی راکھ کی طرح بجھ کر خاموش ہو گئے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۳۳ تا ۵۰

اللہ کی قدرتیں اور احسانات

تیسرے رکوع میں اللہ کی کئی قدرتوں کا بیان ہے۔مردہ زمین جسے اللہ بارش برسا کر جب زندہ کرتا ہے تو پھر اِسی زمین سے اناج اور پھلوں کے خزانے برآمد ہوتے ہیں اور پانی کے چشمے ابلتے ہیں۔ اللہ نے ہر شے کا جوڑا بنایا ہے۔رات و دن اور سورج و چاند باہم جوڑے کی نسبت رکھتے ہیں۔سورج دن میں اپنی رعنائیاں دکھاتا ہے اور چاند رات کو رونق بخشتا ہے۔اُن کی حرکات اپنے طے شدہ مدار میں ایک باقاعدہ نظم اور معین رفتار کے ساتھ ہیں۔اللہ نے سواریوں کو بھی جوڑوں کی صورت میں بنایا ہے۔کشتیاں اور جہاز پانی میں اور بار برداری کے جانور خشکی پر رواں دواں ہیں۔ اِن سواریوں میں محفوظ سفر اللہ ہی کی رحمت سے ممکن ہے۔اکثر انسان اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔جب اُنہیں ضرورت مندوں کی مدد کے لیے دعوت دی جاتی ہے تو پلٹ کر کہتے ہیں کہ کیا ہم اُن کی مدد کریں جن کو اللہ نے محروم کر رکھا ہے؟ جب اُنہیں آخرت کی جوابدہی سے خبردار کیا جاتا ہے تو طنزیہ انداز سے سوال کرتے ہیں کہ بتاؤ آخرت کا وعدہ کس وقت ظاہر ہوگا؟ دراصل ایسے لوگ اُس شدید پکڑ کے انتظار میں ہیں جو اُنہیں اچانک آدبوچے گی۔پھر وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنوں کی طرف لوٹ کر مدد حاصل کر سکیں گے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۵۱ تا ۶۷

روزِ قیامت کیا ہوگا؟

چوتھے رکوع میں قیامت کا منظر بیان کیا گیا۔روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام مردے زندہ ہو کر میدانِ حشر کی طرف دوڑنے لگیں گے۔مجرم سوال کریں گے کہ ہمیں کس نے قبروں سے نکال باہر کیا ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ یہ وہ قیامت ہے جس سے رسولوں نے

خبردار کیا تھا۔ پھر ہر انسان کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگ جنت میں اپنی دلچسپیوں میں مگن ہوں گے۔ وہ جو بھی طلب کریں گے عطا کیا جائے گا۔ سب سے بڑی نعمت سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ کی صورت میں اللہ رحیم وکریم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ ہوگا۔ اُس روز مجرمین کو شرم دلائی جائے گی کہ تمہیں شیطان کی عبادت یعنی اطاعت کرنے سے منع کیا گیا تھا لیکن تمہاری اکثریت نے اُس ملعون کی عبادت کی۔ تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور یہی سیدھا راستہ ہے لیکن تم شیطان کے راستے پر چلتے رہے۔ اُس روز مجرموں کو بولنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا جائے گا۔ اُن کے ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے کہ اُنہوں نے کیا کیا جرائم کیے ہیں۔ پھر اُنہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ وہ دنیا میں گناہ گاروں کے جرائم کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اللہ نافرمانوں کو دنیا میں ہی اندھا کر دیتا یا اُن کی صورتیں بگاڑ دیتا اور وہ کسی کو شکل دکھانے کے قابل نہ رہتے۔ اللہ فوری سزا دینے کے بجائے مہلت دیتا ہے تاکہ مجرم توبہ کر کے سیدھی راہ پر آ جائیں۔

رکوع ۵ ...... آیات ۶۸ تا ۸۳

کیا اللہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر سکتا ہے؟

آخری رکوع میں اللہ کی عظیم قدرتوں اور قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے۔ قرآن شاعری نہیں بلکہ کائنات کے اصل حقائق کی یاددہانی ہے۔ جس شخص کی روح بیدار اور ضمیر زندہ ہے وہ اِس قرآن سے سیدھی راہ کی ہدایت پا لیتا ہے۔ انسانوں کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت چوپایوں کی صورت میں ہے۔ انسان اُنہیں سواری اور باربرداری کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اُن سے گوشت، دودھ اور دیگر کئی فوائد حاصل کرتا ہے۔ چوپائے اللہ نے پیدا کیے ہیں لیکن انسان اُن کے مالک بنے پھرتے ہیں۔ اِن انسانوں میں سے وہ بھی ہیں جو سوال کرتے ہیں کہ کیا اللہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر سکتا ہے؟ جس خالق نے اُنہیں پہلی بار گندے پانی کی بوند سے پیدا کیا ہے، وہ اُنہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ وسیع وعریض کائنات کو بنانے والا خالق، انسانوں کو دوبارہ بھی بنائے گا۔ اُس کے بنانے کا عمل تو صرف اتنا ہے کہ وہ کہتا ہے کُنۡ (ہو جا) اور وہ شے وجود میں آ جاتی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی قدرتوں پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ صافات

ایمان کے موضوع پر عظیم سورۂ مبارکہ

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۱

تعلیماتِ وحی کا حاصل......عقیدۂ توحید

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو شیاطینِ جن، وحی کی سن گن لینے کی کوشش کرتے تھے۔ وحی کے محافظ فرشتے اُنہیں مار بھگاتے تھے اور پوری حفاظت سے وحی کو نبی کے مبارک قلب پر نازل کر دیتے تھے۔ وحی کی تعلیم کا لب لباب یہ ہے کہ معبود صرف اور صرف اللہ ہے۔ اُسی نے وسیع وعریض کائنات بنائی اور انسان کو گارے سے بنایا۔ وہی مرنے کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ ہٹ دھرم مخالفین یہ حقیقت تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ اُنہیں یہ عمل جادو نظر آتا تھا کہ مرنے کے بعد اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو پھر سے زندہ کر دیا جائے۔ جواب دیا گیا کہ یہ عمل ہو کر رہے گا۔ نہ صرف تمام انسان صور کی ایک ہی آواز پر زندہ ہوں گے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ سر جھکائے پیش بھی ہوں گے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۲ تا ۷۴

روزِ قیامت برا اور اچھا انجام

دوسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت مجرموں اور اُن کے دنیادار لیڈروں کو ایک ساتھ جمع کر دیا جائے گا۔ اُس روز ہر مجرم دوسرے پر اپنی گمراہی کا الزام لگا کر خود کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ مجرمین اپنے لیڈروں کو الزام دیں گے کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا۔ لیڈر پلٹ کر کہیں گے ہمارا تم پر کوئی اختیار نہیں تھا۔ ہم نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے تمہیں گمراہ کن تصورات دیے اور تم نے اپنے مفادات کے لیے ہماری پیروی کی۔ اب ہمیں ہر صورت عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ ہمیں دنیادار لوگوں کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین! دوسری طرف نیک لوگ جنت کی اعلیٰ اور لازوال نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ جنت میں ایک فرد دوسرے سے کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا۔ وہ اِس حقیقت کو جھٹلاتا تھا کہ مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا

جائے گا۔ اِس جنتی سے کہا جائے گا کہ کیا تم اُس گمراہ ساتھی کا انجام دیکھنا چاہتے ہو۔ تب وہ اُسے جہنم کے عین وسط میں عذاب میں مبتلا دیکھے گا، اُس سے کہے گا کہ اگر میں تمہاری بات مان لیتا تو آج تمہاری طرح برباد ہو جاتا۔ اللہ ہمیں گمراہوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اِس کے بعد آگاہ کیا گیا کہ مقابلہ کا اصل میدان دنیا میں ایک دوسرے سے بازی لے جانا نہیں بلکہ جنت کے حصول کی کوشش اور اُس کے لیے خواہشاتِ نفس، مال اور جان کی قربانیاں دینا ہے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۷۵ تا ۱۱۳

انبیاء کرامؑ کی عظمت

تیسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے ظالم قوم کے خلاف حضرت نوحؑ کی فریاد سنی اور اُنہیں مع اہلِ ایمان محفوظ رکھا۔ اُنہیں ''آدمِ ثانی'' کا مقام عطا کیا یعنی اُن کے بعد تمام نسلِ انسانی اُن ہی کی اولاد سے وجود میں آئی۔ حضرت ابراہیمؑ ایک ایسے بت شکن جواں مرد تھے جنہوں نے اپنے باطن میں خواہشاتِ نفس کے بتوں کو توڑا اور خارج میں پتھر کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بت پرستوں نے اُنہیں دہکتی ہوئی آگ میں جلانے کی سازش کی۔ اللہ نے آگ کو گل و گلزار کر کے دشمنوں کی سازش کو ناکام کر دیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے بھروسہ پر ہجرت کی اور مختلف مقامات پر جا کر توحید کی دعوت دیتے رہے۔ اِسی محنت کے دوران جب بڑھاپے نے قوتوں کو کمزور کر دیا تو اللہ سے اپنے پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کے لیے صالح اولاد کی دعا کی۔ اللہ نے اُنہیں حضرت اسمٰعیلؑ جیسا فرزند عطا فرمایا۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ اِس قابل ہوئے کہ بوڑھے باپ کے مشن میں ساتھی بن سکیں تو اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دو۔ آفرین ہے حضرت ابراہیمؑ پر کہ وہ اللہ کے حکم پر بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ تحسین ہے حضرت اسمٰعیلؑ کے لیے کہ اُنہوں نے کم سنی کے عالم میں اللہ کی راہ میں قربان ہونے کو خوش دلی سے قبول کر لیا۔ عین اُس وقت، جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ کے گلے پر چھری پھیرنے لگے، اللہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کا فدیہ، جنت سے ایک مینڈھا بھیج کر ادا فرمایا۔ اللہ نے باپ اور بیٹے کی قربانی کی اِس مثال کو ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی عبادت مقرر کر کے یادگار بنا دیا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کو ایک اور بیٹے حضرت اسحاقؑ کی ولادت کی بشارت

دی گئی۔حضرت اسحاقؑ بھی اپنے والداور بڑے بھائی کی طرح انتہائی نیک اور پارسا تھے۔البتہ اُن کی اولاد میں نیک بھی تھےاور فاسق بھی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۱۱۴ تا ۱۳۸

انبیاءکرامؑ پرعنایاتِ ربانی

چوتھے رکوع میں چار انبیاءؑ پراللہ کی عنایات کا ذکر ہے۔اللہ نے حضرت موسیٰ،حضرت ہارونؑ اوراُن کی قوم کوآلِ فرعون کے ظلم سے نجات دی اور تورات جیسی عظیم کتاب دے کرسیدھی راہ کی ہدایت عطافرمائی۔حضرت الیاسؑ کی دعوت کوجھٹلانے والی قوم کو ہلاکت سے دوچار کیااور تا قیامِ قیامت اُن کا ذکرِ خیر لوگوں کی زبانوں پر جاری کردیا۔حضرت لوطؑ اور اُن کے اہلِ ایمان گھر والوں کومحفوظ رکھااوراُن کی بیوی سمیت پوری قوم کو بدترین عذاب سے دوچار کیا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۱۳۹ تا ۱۸۲

حضرت یونسؑ کے لیے بخشش اور کرم

پانچویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ حضرت یونسؑ اللہ کا حکم آنے سے قبل ہی قوم کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے۔اللہ نے اُنہیں امتحان سے گزارا اوروہ سمندری سفر کے دوران ایک مچھلی کا لقمہ بن گئے۔البتہ اللہ نے اُنہیں مچھلی کے پیٹ میں محفوظ رکھا۔وہ اپنی کوتاہی پر اللہ سے بخشش طلب کرتے رہے۔اللہ نے اُن کی فریادسنی اور مچھلی کو حکم دیا کہ اُنہیں خشکی پر اُگل دے۔اللہ نے ایک بیل کے پھل کے ذریعہ اُن کے زخمی جسم کوٹھیک کردیا۔اُن کی قوم گناہوں سے تائب ہوکر اُنہیں ڈھونڈتی ہوئی اُن تک آ پہنچی اوراُن پر صدقِ دل سے ایمان لے آئی۔اللہ نے اُس قوم کوایک مدت تک اپنی نعمتوں اور برکتوں کاانعام عطافرمایا۔اِس رکوع میں مشرکینِ مکہ کےاس باطل عقیدہ کی نفی بھی کی گئی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔فرشتے اللہ کی فرمانبردار مخلوق ہیں اور ہر وقت اُس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔اللہ نے اپنے رسولوں کے لیے طے کردیا ہے کہ اُن کی مدد کی جائے گی۔وہ غالب آئیں گےاوراُن کی دشمن قومیں ہلاک کردی جائیں گی۔آخر میں اعلان کیا گیا کہ اللہ مشرکین کے گھڑے ہوئے باطل تصورات سے پاک ہے۔کل شکر وثناء اُسی کے لیے ہے۔سلامتی ورحمت اُن کے لیے ہے جنہیں اللہ نے اپنا رسول ہونے کااعزاز عطافرمایا۔

سورۂ ص

تزکیۂ نفس کے لیے مؤثر یاددہانی

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۱۴

مشرکینِ مکہ کا گستاخانہ طرزِ عمل

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ قرآنِ کریم ایک مؤثر یاددہانی ہے۔البتہ مشرکینِ مکہ اِس سے ہدایت حاصل نہ کرسکیں گے۔وہ نفس پرستی اور تکبر کی آخری انتہا پر ہیں۔وہ توحید کے تصور پر شکوک وشبہات ظاہر کررہے ہیں۔نبی اکرم ﷺ پر جادوگر اور جھوٹا ہونے کا بہتان لگارہے ہیں۔اُن کی یتیمی اور کمزور معاشی حالت کا مذاق اڑا کر اُن کی رسالت کا انکار کررہے ہیں۔اِن گستاخیوں کے جواب میں ارشاد ہوا کہ کیا کائنات میں اختیارات مشرکین کے ہاتھ میں ہیں کہ وہ فیصلہ کریں گے کہ نبوت ورسالت پر کس نے فائز ہونا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اُنھوں نے اپنی گستاخیوں کا وبال نہیں چکھا۔اگر وہ اپنے تکبر، ضد اور گستاخانہ طرزِ عمل سے باز نہ آئے تو اُن کا ویسا ہی انجام ہوگا جیسا سابقہ سرکش قوموں کا ہوا تھا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۵ تا ۲۶

اللہ کا فضل حضرت داوٗدؑ پر

دوسرے رکوع میں حضرت داوٗدؑ پر اللہ کے فضل کا ذکر ہے۔اللہ نے اُنہیں مستحکم بادشاہت عطا کی، حکمت ودانائی کی خیرِ کثیر سے نوازا اور گفتگو کرنے کا عمدہ سلیقہ سکھایا۔وہ اللہ سے لولگانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔اُنھوں نے اپنی سرگرمیوں کے لیے دن مخصوص کر لیے تھے۔ایک روز دربار میں بیٹھ کر امورِ مملکت چلاتے اور لوگوں کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرتے۔ایک روز بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لیے مخصوص تھا۔ایک روز اپنے ذاتی کام نمٹاتے اور ایک روز اللہ کی بارگاہ میں محوِ عبادت رہتے۔ایک ایسے دن جب کہ وہ محوِ عبادت تھے، اُن کے حجرے میں اچانک دوگروہ دیوار پھاند کر داخل ہوئے۔اُنھوں نے اپنا باہمی تنازع بیان کیا اور درخواست کی کہ فوری فیصلہ کر دیں ورنہ معاملہ خون خرابہ تک پہنچ جائے گا۔ حضرت داوٗدؑ نے فیصلہ تو فرمادیا لیکن اُنہیں محسوس ہوا کہ اُن سے ایک کوتاہی ہوئی ہے۔وہ منصبِ خلافت پر ہیں اور اُنہیں ہروقت تنازعات کا عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ فیصلہ میں تاخیر کسی فساد کا سبب بن جائے۔اُنھوں نے سجدہ میں گر کر اللہ سے بخشش طلب کی۔اللہ نے اُنہیں بخشش کی بشارت دی اور آگاہ کیا کہ اُنہیں خلافت کا منصب عطا کیا گیا ہے۔اُن کی

سب سے بڑی عبادت اور نیکی یہ ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کرتے رہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۷ تا ۴۰

نیکی کرنے والے اور برائی کرنے والے برابر نہیں

تیسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ کائنات کی ہر شے کی تخلیق بامقصد ہے اور وہ اللہ کی اطاعت کررہی ہے۔ انسانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ اللہ کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے۔ فرمانبرداروں کے لیے نعمتیں اور نافرمانوں کے لیے شدید عذاب ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ قرآنِ حکیم اِس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگ اِس مبارک کتاب پر غوروفکر کر کے نصیحت حاصل کریں۔ اِس کے بعد حضرت سلیمانؑ کے بلند مقام ومرتبہ کا ذکر کیا گیا۔ اللہ نے اُنہیں اپنی راہ میں جہاد کا خصوصی جذبہ عطا کر رکھا تھا۔ اُنہیں ہر اُس شے سے محبت تھی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے کام آتی تھی۔ خاص طور پر اُن گھوڑوں کی گردنوں اور پنڈلیوں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے جو جنگوں میں استعمال ہوتے تھے۔ اللہ نے اُنہیں خوب نوازا اور ہوا پر اختیار دے دیا۔ جس رُخ پر چاہتے اور جس رفتار سے چاہتے اُسے چلنے کا حکم دیتے۔ انتہائی طاقتور جنات اُن کے قابو میں تھے جن سے بڑی بڑی تعمیرات کراتے اور سمندروں سے موتی اور خزانے برآمد کراتے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۴۱ تا ۶۴

انبیاء کرامؑ کا ذکرِ خیر

چوتھے رکوع میں حضرت ایوبؑ کی مدح کی گئی کہ اُنہیں اللہ نے شدید آزمائشوں سے گزارا اور اُنہوں نے صبر و رضا کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت یسعؑ اور حضرت ذوالکفلؑ کا ذکرِ خیر ہے۔ اِن سب کا مقصدِ حیات اللہ کی خوشنودی اور آخرت کی فوز وفلاح کا حصول تھا۔ اِس کے بعد متقیوں کے لیے جنت کی لازوال نعمتوں اور سرکشوں کے لیے جہنم کے شدید عذاب کا بیان ہے۔ جہنم میں گمراہ اولاد اللہ سے فریاد کرے گی کہ ہمارے اِن والدین کو بڑھتا چڑھتا عذاب دے جنہوں نے ہماری بری تربیت کی اور ہمیں اِس بربادی تک پہنچایا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۶۵ تا ۸۸

قصہ آدم وابلیس کا بیان

پانچویں رکوع میں فرشتوں کے سامنے اللہ کا یہ فرمان نقل ہوا کہ میں ایک انسان گارے سے بنا رہا ہوں۔

جب میں اُس میں اپنی روح ڈال دوں تو تم اُس کے سامنے سجدہ میں گر جانا۔ گویا انسان کی عظمت کا سبب اُس کا خاکی وجود نہیں بلکہ اُس میں موجود روحِ ربانی ہے۔ تمام فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا۔ سجدہ کا حکم فرشتوں کے ساتھ ساتھ ایک جن ابلیس کو بھی دیا گیا تھا۔ اُس نے تکبر کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اِس انکار نے اُس بدنصیب کو کافر و ملعون بنا دیا۔

سورۂ زمر

اللہ ہی کی عبادت کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

اللہ کی بندگی کرو خالص اطاعت کے ساتھ

پہلے رکوع میں حکم دیا گیا کہ زندگی کے جملہ معاملات میں ذوق و شوق سے اللہ کی اطاعت کرو۔ کائنات میں ہر مخلوق اللہ کی اطاعت کررہی ہے۔ انسانوں کو بھی یہی روش اختیار کرنی چاہیے۔ انسانوں پر اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر انسان اللہ کا شکر کریں تو اللہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اِس کے برعکس اگر وہ ناشکری کریں تو اللہ کو یہ روش پسند نہیں۔ انسان کا معاملہ عجیب ہے۔ جب تکلیف پہنچتی ہے تو گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں کرتا ہے۔ پھر جب اللہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو اُس احسان کو کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارنے لگتا ہے۔ ایسے احسان فراموشوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ آخر میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ کی نظر میں علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر نہیں ہیں۔ علم رکھنے والوں کا درجہ بہت بلند ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۲۱

اللہ ہی کی بندگی کرنے کا تاکیدی حکم

دوسرے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ اعلان کر دیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں مکمل اطاعت کے ساتھ، اور سب سے پہلے اللہ کے فرمانبردار ہونے کی مثال قائم کروں۔ جو لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور طاغوت کے خلاف ڈٹ جاتے ہیں، وہی اللہ کے محبوب بندے ہیں۔ اللہ کی نافرمانی کا راستہ نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے گھر والوں کو بھی جہنم میں لے جائے گا۔ گھر والوں کی دینی تربیت نہ کر کے تم اُنہیں سب سے بڑے خسارے سے دوچار کر دو گے۔ اِن بدنصیبوں کو اب اُس جہنم میں جلنا ہوگا جہاں اُن کے اوپر بھی آگ کے سائے ہوں گے اور نیچے بھی۔ یہ ہولناک جہنم ہے جس

سے اللہ بندوں کو ڈرا رہا ہے۔ خدا کے لیے ڈرو اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ کی اطاعت کر کے خود کو ہمیشہ ہمیش کی بربادی سے بچا لو۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۲ تا ۳۱

نورِ ہدایت کیا ہے؟

تیسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ جس بندے کے لئے خیر کا فیصلہ فرماتا ہے اُس کا سینہ شریعت پر عمل کے لئے کھول دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ نے قرآنِ کریم کی صورت میں نہایت حسین کلام نازل فرمایا ہے جس کی تاثیر ایسی ہے کہ اُس کو سن کر خوفِ خدا رکھنے والوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اُن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف اور اُن کے جسم اللہ کی اطاعت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ نورِ ہدایت جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اِس کے برعکس جس بدنصیب کو اللہ کے احکامات ایک بوجھ محسوس ہوں، اُس کا دل اللہ کے ذکر سے محرومی کی وجہ سے سیاہ اور سخت ہو چکا ہو تو ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ آخر میں عقیدۂ توحید کی نعمت کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ اگر ایک غلام کے باہم لڑنے والے کئی آقا ہوں تو اُس کی زندگی انتہائی مشکلات کا شکار ہو گی۔ اِس کے برعکس جس غلام کا صرف ایک ہی آقا ہو گا وہ بڑے سکون میں ہو گا۔ اِسی طرح صرف ایک اللہ کی بندگی انسان کو دوسروں کے خوف یا دوسروں کی چاپلوسی سے بچا کر نہ صرف سکون بلکہ باوقار زندگی عطا کرتی ہے۔

چوبیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞ (الزمر:۳۲)

چوبیسویں پارے میں سورۂ زمر کے آخری ۵ رکوع، ۹ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ مومن اور سورۂ حٰم السجدہ کے ۶ میں سے ۵ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۲ تا ۴۱

کیا اللہ، بندے کے لیے کافی نہیں؟

سورۃ الزمر کے چوتھے رکوع میں ارشاد ہوا **اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ** (کیا اللہ بندے کے لیے

کافی نہیں ہے)۔وہ اللہ جو کل اختیار رکھتا ہے، جو چاہے سو کر سکتا ہے اور جو چاہے سو دے سکتا ہے۔ مشرکین اُن لوگوں کو جو صرف اور صرف اللہ ہی کو معبود مانتے ہیں، اپنے خود ساختہ معبودوں کی ناراضگی سے ڈراتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ جو صرف اللہ ہی کو معبود مانتا ہے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ ہی ہے جس کے اختیار میں جملہ مخلوقات کا نفع ونقصان ہے۔مولانا محمد علی جوہرؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف

کافی ہے اگرایک خدا میرے لیے ہے

رکوع ۵...... آیات ۴۲ تا ۵۲

شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے

پانچویں رکوع میں مشرکین کا یہ دعویٰ نقل ہوا کہ اُن کے خود ساختہ معبود روزِ قیامت اللہ کے ہاں اُن کے حق میں شفاعت کریں گے۔درحقیقت شفاعت کا مکمل اختیار اللہ کے پاس ہے۔اُس کے سوا دیگر معبود بے اختیار ہیں۔اللہ ہی یہ فیصلہ فرمائے گا کہ کس نیک بندے نے شفاعت کرنی ہے اور کس کے حق میں کرنی ہے۔جو لوگ آخرت میں اعمال کی باز پرس سے بچنا چاہتے ہیں، وہی ہیں جو من گھڑت معبودوں کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور اُن کی شفاعت کے خود ساختہ تصورات رکھتے ہیں۔یہی ہیں جو توحیدِ خالص کی دعوت سے اختلاف کرتے ہیں اور جھوٹے معبودوں کی تعریف وتحسین سے خوش ہوتے ہیں۔ روزِ قیامت وہ چاہیں گے کہ ہر ممکن شے بطورِ فدیہ دے کر خود کو عذاب سے بچالیں لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ اُن کے تمام جرائم سامنے آجائیں گے۔اُنہیں ایسا برا عذاب دیا جائے گا جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔

رکوع ۶...... آیات ۵۳ تا ۶۳

گناہ گاروں کے لیے انتہائی امید افزا بشارت

چھٹے رکوع میں گناہ گاروں کے لیے انتہائی امید افزا بشارت بیان ہوئی۔اعلان کیا گیا کہ کثرت سے گناہ کرنے والوں کو بھی اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔توبہ اگر سچی ہو تو اللہ ہر گناہ معاف فرما دے گا۔بے شک اللہ ہے ہی بخشنے اور رحم فرمانے والا۔گناہ گاروں کو تلقین کی گئی کہ وہ اچانک عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں۔گناہوں پر واقعی نادم ہوں۔گناہوں کو چھوڑنے کا وعدہ کریں اور بالفعل چھوڑ کر توبہ کی سچائی ثابت کریں۔اگر کسی کا حق مارا ہے تو حق اُس کو لوٹائیں یا اُس سے معافی مانگیں۔

بقیہ زندگی میں اللہ کا ہر حکم مانیں۔ وہ بدنصیب جو گناہوں سے توبہ نہیں کرتے، جب اچانک عذاب آتا ہے تو اپنے گناہوں پر حسرت کرتے ہوئے فریاد کرتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں مہلت دے تو ہم اِس قدر نیک ہو جائیں گے کہ محسنین کے درجہ پر پہنچ جائیں گے، لیکن عذاب آنے کے بعد کوئی حسرت اور فریاد انسان کے کام نہ آئے گی۔

رکوع ۷...... آیات ۶۴ تا ۷۰

باطل کے ساتھ سمجھوتے کی زوردار نفی

ساتویں رکوع میں سردارانِ قریش کی طرف سے سمجھوتہ کی ایک پیشکش کا ذکر ہے۔ وہ مکی دور کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے رہے تھے کہ وہ ایک معین عرصہ تک مشرکین کے ساتھ مل کر اُن کے معبودوں کی عبادت کریں۔ پھر اتنے ہی عرصہ مشرکین صرف اور صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ اگر کسی نبی نے بھی بالفرض شرک کیا تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ گویا نبی کی طرف سے شرک کرنے کا امکان ہی نہیں۔ نبی اللہ ہی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اللہ کے باغیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔ کاش مشرکین اُس قیامت کا تصور کریں جب پوری زمین اللہ کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ صور میں پھونک ماری جائے گی اور تمام کے تمام انسان زندہ ہو کر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرمائیں گے تا کہ انسانوں کا حساب لیں۔ زمین نورِ ربانی سے جگمگا اٹھے گی۔ تمام انسانوں کے ہاتھوں میں اُن کے نامۂ اعمال دیے جائیں گے۔ انبیاء اور دیگر گواہ انسانوں کے اعمال پر گواہی کے لیے لائے جائیں گے۔ ہر انسان کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

رکوع ۸...... آیات ۷۱ تا ۷۵

قیامت کے آخری مناظر

آخری رکوع میں یہ مضمون بیان ہوا کہ کافر گروہوں کی صورت میں جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جہنم کے دروازے ایسے بند ہوں گے جیسے کسی قید خانے کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ جہنم پر مامور فرشتے اُن سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ کے رسولوں ؑ نے تمہیں روزِ قیامت کے برے انجام سے خبردار نہیں کیا تھا؟ کافر اقرار کریں گے کہ ہمیں رسولوں نے خبردار کیا تھا لیکن ہماری بدقسمتی کہ ہم نے اُن کی دعوت پر توجہ نہیں دی۔ فرشتے کہیں گے کہ جاؤ اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ متقی یعنی اللہ کی نافرمانی

سے بچنے والے، گروہوں کی صورت میں جب جنت کی طرف لائے جائیں گے تو اُس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے۔ جنت پر مامور فرشتے اُنہیں مبارک باد دیں گے اور ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی بشارت دیں گے۔ اہلِ جنت اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور جنت کی وسیع سرزمین کا وارث بنایا۔ آخری منظر یہ ہوگا کہ فرشتے اللہ کے عرش کے گرد گھیرا ڈال کر اُس کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ اُن کے درمیان اللہ کے احکامات کی حکمت ونتائج کے حوالے سے جو اختلافات تھے، اُن کا فیصلہ بھی کر دیا جائے گا۔ تمام فرشتے مل کر کہیں گے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ**......کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سورۂ مومن

صرف اللہ ہی سے دعا کرنے کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

فرشتوں کی اہلِ ایمان کے لیے خوش کن دعا

پہلے رکوع میں بشارت دی گئی کہ اللہ کے مقربین یعنی اُس کا عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے اُن اہلِ ایمان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جو گناہوں پر توبہ کرتے اور اللہ کے راستہ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ نہ صرف ان مومن بندوں کو بلکہ اُن کے اہلِ ایمان باپ دادا، اولاد اور بیویوں کو جنت کی نعمت عطا کی جائے۔ اُنہیں ہر طرح کی سختی اور عذاب سے بچالیا جائے۔ اللہ ہمیں بھی فرشتوں کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۲۰

اہلِ جہنم کی عبرت ناک بیزاری

دوسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اہلِ جہنم عذاب کی شدت سے بیزار ہو کر خود کو کوس رہے ہوں گے کہ اُنہوں نے دنیا کی وقتی لذتوں کے بدلے خود کو کتنے بڑے عذاب کا مستحق بنا دیا۔ اللہ فرمائے گا کہ تمہیں آج جو بیزاری ہو رہی ہے، مجھے اِس سے زیادہ ناراضگی ہوتی تھی جب تم دنیا میں ایمان کی دعوت کو جھٹلاتے تھے۔ جہنمی عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! آپ نے ہماری روحوں کو بنایا اور عہدِ الست

لینے کے بعد اُنہیں ایک موت سے گزارا۔ پھر اُنہیں زندہ کر کے جسم کے ساتھ دنیا میں بھیجا۔ پھر ایک موت سے دوچار کیا۔ پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اِسی طرح ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اپنے گناہوں کی تلافی کرسکیں۔ اللہ فرمائے گا ہرگز نہیں۔ دنیا میں تم نے توحید کی خالص دعوت کو ٹھکرا دیا اور ایسے نظریات کو قبول کیا جس میں اللہ کے ساتھ دیگر معبودوں کو بھی شریک قرار دیا گیا تھا۔ اب اپنے شرک کے جرم کا مزہ چکھتے رہو۔ اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ صرف اللہ ہی کو پکاریں خواہ کافروں کو کتنا ہی برا محسوس ہو۔ پھر اگر وہ چاہتے ہیں کہ اللہ اُن کی دعائیں سنے تو اُنہیں چاہیے کہ وہ بھی اللہ کی پکار سنیں یعنی اُس کی مکمل اطاعت کریں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۲۷

آلِ فرعون کی سرکشی

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون، ہامان اور قارون کی طرف واضح معجزات کے ساتھ بھیجا گیا۔ اُن ظالموں نے معجزات کو جادو قرار دیا اور سرکشی کی اِس انتہا کو پہنچے کہ بنی اسرائیل کے ہر پیدا ہونے والے بچے کو قتل کرنے کا ظالمانہ فیصلہ کیا۔ فرعون نے اپنے سرداروں کے سامنے اِس خدشہ کا اظہار کیا کہ اگر حضرت موسیٰؑ کو مہلت دی گئی تو وہ ہمارے نظام کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ہمیں اُنہیں قتل کر دینا چاہیے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے مدد مانگی۔ اللہ نے ظالموں کی تمام سازشوں کو ناکام کر دیا۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۸ تا ۳۷

مؤمنِ آلِ فرعون کا ایمان افروز کلمۂ حق

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ جب فرعون نے اپنے دربار میں حضرت موسیٰؑ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ پیش کیا تو ایک مردِ مؤمن نے فرعون کے خلاف کلمۂ حق کہہ کر ایمان افروز جہاد کیا۔ اُس نے کہا کہ کیا تم ایسے انسان کو شہید کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اگر اُس کا دعویٰ رسالت جھوٹا ہے تو اُسے خود ہی اُس کی سزا ملے گی۔ اِس کے برعکس اگر وہ سچا رسول ہے تو پھر اُس کی بات کو جھٹلانے کا وبال ہمارے اوپر آ کر رہے گا۔ اُس نے قوم کو خبردار کیا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تم نے حضرت موسیٰؑ کی دعوت کو جھٹلایا تو تمہارا وہی عبرتناک انجام ہوگا جیسا قومِ نوحؑ، قومِ عاد، قومِ ثمود اور دیگر سرکش اقوام کا ہوا تھا۔ تم پر اچانک عذاب آئے گا، تم فریادیں کرو گے لیکن کوئی تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکے گا۔ فرعون نے مؤمنِ آلِ فرعون کے ایمان افروز بیان سے توجہات کو ہٹانے کے لیے ایک سازش کی۔ اُس نے

اپنے وزیرِ خاص ہامان کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اونچا محل بناؤ۔ میں اُس پر چڑھ کر آسمان تک پہنچوں گا اور حضرت موسیٰؑ کے معبود کو تلاش کروں گا۔ فرعون کی یہ سازش ناکام ہوئی اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

رکوع ۵...... آیات ۳۸ تا ۵۰

مؤمن آلِ فرعون کا رقت آمیز وعظ

پانچویں رکوع میں مؤمنِ آلِ فرعون کا یہ رقت آمیز وعظ نقل ہوا کہ دنیا کی لذتیں وقتی جبکہ آخرت کی نعمتیں بہتر اور دائمی ہیں۔ اللہ کے نافرمانوں کو آخرت میں سزا ملے گی اور فرمانبرداروں کو جنت میں بغیرِ حساب نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ بندۂ مومن کی دعوتِ حق کے جواب میں آلِ فرعون نے اُسے پھر سے کفر اور شرک کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ بندۂ مومن نے فرمایا کہ میں تمہیں کامیابی کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے جہنم میں لے جانا چاہتے ہو۔ ایک وقت آئے گا کہ تم میری نصیحتیں یاد کرو گے۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ اللہ نے بندۂ مومن کو آلِ فرعون کے شر سے محفوظ رکھا اور آلِ فرعون کو ہلاکت سے دوچار کر دیا۔ اُنہیں ہلاکت کے بعد صبح و شام آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گویا برے لوگوں کو عالمِ برزخ میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ روزِ قیامت اُنہیں سخت ترین عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔ جہنمی اپنے سرداروں اور پیشواؤں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہارے پیروکار تھے۔ کیا تم ہمارے عذاب میں کچھ کمی کرا سکتے ہو؟ سردار کہیں گے نہیں، اب ہمیں اِس مصیبت کو جھیلتے ہی رہنا ہے۔ پھر تمام جہنمی، جہنم پر مامور فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ سے سفارش کریں کہ ہمارے عذاب میں ایک روز کمی کر دی جائے۔ فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول واضح تعلیمات کے ساتھ نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں لیکن ہم نے اُن کی نافرمانی کی۔ فرشتے کہیں گے تو پھر عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ گویا جہنمیوں کی کسی فریاد کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۱ تا ۶۰

اللہ اہلِ حق کی ضرور مدد فرمائے گا

چھٹے رکوع میں بشارت دی گئی کہ اللہ اپنے رسولوں اور اہلِ حق کی دنیا و آخرت میں ضرور مدد فرمائے گا۔ ظلم و زیادتی کرنے والوں کی کوئی معذرت، آخرت میں قبول نہ ہو گی۔ اہلِ حق کو نصیحت کی گئی کہ وہ دشمنانِ حق کے مقابلہ میں اللہ کی پناہ طلب کریں۔ جو اللہ اتنی بڑی کائنات بنا سکتا ہے اُس کے لیے ایک معمولی جسامت کے انسان کو دوبارہ بنانا ہرگز مشکل نہیں۔ اللہ حق کے دشمنوں کو

دوبارہ زندہ کرے گا اور اُنہیں اُن کے جرائم کی بھرپور سزا دے گا۔ جس طرح اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں اِسی طرح اللہ کے باغی اور اللہ کے وفادار برابر نہیں۔ دنیا میں یہ فرق ظاہر ہو یا نہ ہو، آخرت میں ضرور ظاہر ہوگا۔ آخر میں حکم دیا گیا کہ اللہ ہی سے دعا کرو، وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا۔ جو سرکش تکبر کی وجہ سے اللہ کو نہیں پکارتے، اللہ اُنہیں ذلیل کر کے جہنم میں داخل کردے گا۔ ہمارے لیے کتنی بڑی نعمت ہے کہ کل اختیار رکھنے والی ہستی ہمیں حکم دے رہی ہے کہ جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ کس قدر محرومی کا مقام ہے کہ ہم اللہ سے نہ مانگیں یا اللہ کو چھوڑ کر بے اختیار ہستیوں سے مانگیں۔ اللہ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۷ ...... آیات ۶۱ تا ۶۸

دعا اُسی سے مانگو جو محسنِ حقیقی ہے

ساتویں رکوع میں محسنِ حقیقی یعنی اللہ کے، بندوں پر احسانات کا ذکر ہے۔ اُس نے رات ہمارے آرام وسکون اور دن کام کاج کے لیے بنایا۔ زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو محفوظ چھت۔ ہمیں عمدہ صورت میں تخلیق کیا اور انتہائی پاکیزہ رزق عطا کیا۔ بلاشبہ اللہ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہر ضرورت پوری کرنے والا ربِ کریم ہے۔ ہمیں اُس کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس کے سامنے ہاتھ پھیلانا چاہیے۔ اللہ نے پہلے انسان کو مٹی سے اور اُس کے بعد ہر انسان کو نطفہ سے بنایا۔ نطفہ کو ترقی دے کر بچہ کی صورت عطا کی۔ یہ بچہ رفتہ رفتہ جوانی اور پھر بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے۔ کیا کوئی اور ہستی ہے جو ایسی کاریگری دکھا سکے۔ اللہ ہمیں شرک جیسے کھلے ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رکوع ۸ ...... آیات ۶۹ تا ۷۸

جھٹلانے والوں کا برا انجام

آٹھویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ دعوتِ حق کو جھٹلانے والے بہت بڑے مجرم ہیں۔ اُنہیں نام نہاد مذہبی پیشوا اپنے مفادات کی خاطر حق سے پھیر رہے ہیں۔ عنقریب اُنہیں کھولتے ہوئے پانی اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ جب اُن سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں تمہارے خودساختہ معبود؟ وہ اپنے شرک کے جرم سے انکار کریں گے لیکن اللہ کو دھوکہ نہ دے سکیں گے۔ اللہ فرمائے گا

کہ اپنے جرائم کی پاداش میں جہنم کے ہولناک دائمی عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔

رکوع ۹ ...... آیات ۷۹ تا ۸۵

مشرک قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

نویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے انسان کی سہولت اور فوائد کے لیے چوپائے اور کشتیاں بنائیں ہیں۔ اللہ کی بے شمار نعمتیں استعمال کرنے کے باوجود انسانوں کی اکثریت اللہ کی نافرمان ہے۔ ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو موجودہ اقوام کے مقابلہ میں افرادی قوت، اسباب اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے بہت آگے تھیں۔ جب اُن کے پاس رسولؑ علمِ ہدایت لے کر آئے تو اُنھوں نے اپنے علوم وفنون کو بہتر سمجھتے ہوئے علمِ ہدایت کو حقارت سے ٹھکرادیا۔ البتہ جب اللہ کی طرف سے آفت آئی تو اُن کی ساری ٹیکنالوجی دھری رہ گئی۔ عذاب دیکھ کر وہ توبہ کرنے لگے لیکن اب اصلاح کا وقت گزر چکا تھا۔ شدید عذاب نے اُنہیں ملیامیٹ کردیا۔

سورۂ حم السجدۃ

اللہ ہی کی طرف دعوت دینے کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۸

قرآن کی عظمت اور مشرکینِ مکہ کی ہٹ دھرمی

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ قرآنِ کریم ایک فصیح اور بلیغ زبان ''عربی'' میں نازل کیا گیا ہے جس سے اِس کتاب کا سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔ کفارِ مکہ کی بدقسمتی ہے کہ وہ اتنی عظیم نعمت کی ناقدری کررہے ہیں اور بڑی ہٹ دھرمی سے اِس کی تعلیمات کو جھٹلا رہے ہیں۔ ایسے ناشکروں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ اِس کے برعکس جو لوگ قرآنِ حکیم کی دعوت قبول کررہے ہیں اور اِس کی تعلیمات پر عمل کررہے ہیں، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۹ تا ۱۸

شرک کرنے والوں کا انجام

دوسرے رکوع میں بتایا گیا کہ اللہ نے زمین اور اِس کے جملہ خزانے چار دنوں میں بنائے۔ ساتوں

آسمان دو دنوں میں تخلیق کیے۔ پھر زمین اور آسمانوں کے کردار کے لیے ایک ضابطہ طے کیا۔ جس اللہ نے یہ سب تخلیقی عمل کیا ہے کیا کوئی اور اُس کا شریک ہوسکتا ہے؟ افسوس ہے شرک کرنے والوں پر۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اُن کا انجام بھی وہی ہوگا جو قومِ عاد اور قومِ ثمود کا ہوا۔ قومِ عاد نے تکبر سے اللہ کی بندگی کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور دعویٰ کیا کہ کوئی ہے جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو؟ اللہ نے اُنہیں تیز وتند ہوا سے ہلاک کر کے ثابت کر دیا کہ وہ اُن سے زیادہ طاقتور ہے۔ قومِ ثمود نے دعوتِ توحید پر شرک کو ترجیح دی۔ اُنہیں ایک زوردار زلزلے نے تباہ کر دیا۔ محفوظ وہی رہے جنھوں نے دعوتِ حق کو قبول کیا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۱۹ تا ۲۵

مجرمین کے خلاف اُن کی آنکھوں، کان اور کھالوں کی گواہی

تیسرے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ روزِ قیامت مجرمین کے خلاف اُن کی آنکھیں، کان اور کھالیں گواہی دیں گی۔ وہ اُن سے شکایت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ اُن کے اعضا جواب دیں گے کہ اللہ کے حکم سے۔ تم سمجھتے تھے کہ ہمارے جرائم سو پردوں میں ہو رہے ہیں اور اُنہیں کوئی نہیں جانتا۔ تمہارے اِسی گمان نے تمہیں برباد کر دیا۔ اب تم خاموش رہو یا فریادیں کرو، تمہیں بہرحال آگ کے بدترین عذاب سے دوچار ہونا ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۶ تا ۳۲

تبلیغِ قرآن میں رکاوٹ ڈالنے کا انجام

چوتھے رکوع میں مشرکینِ مکہ کا یہ قول نقل ہوا کہ اگر اپنا غلبہ برقرار رکھنا ہے تو قرآن کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالو۔ قرآن کی تبلیغ جاری رہی تو لوگ اِس کی تاثیر سے فیض یاب ہوکر دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور آخر کار اِسلام غالب ہو جائے گا۔ تبلیغِ قرآن کے دشمنوں کو دھمکی دی گئی کہ عنقریب اُنہیں قرآن دشمنی کی بدترین سزا دی جائے گی۔ جن لوگوں کو اُنہوں نے گمراہ کیا ہے وہ روزِ قیامت اللہ سے التجا کریں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے دکھائے جائیں تاکہ ہم اُنہیں اپنے قدموں تلے کچل کر رسوا کر دیں۔ جو لوگ اللہ کو رب مان کر استقامتِ ظاہری و باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں یعنی اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہتے ہیں، اُسی کی بندگی کرتے ہیں اور اُس کی مرضی کو جاری و ساری کرنے کے لیے تن من دھن لگاتے ہیں، فرشتے اُنہیں دنیا میں سکون و

اطمینان اور آخرت میں ایسی جنت کی بشارت دیتے ہیں جس میں اُن کی ہر خواہش کی تسکین کا سامان ہوگا اور وہ سب کچھ ملے گا جو وہ طلب کریں گے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۳ تا ۴۴

بہترین بات - دعوت اِلی اللہ

پانچویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ بہترین بات اُس کی ہے جو لوگوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلائے اور خود بھی اچھا عمل کرے۔ اِسی طرح صبر کی اعلیٰ صورت یہ ہے کہ مخالفین کی طرف سے کی جانے والی برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔ اِس طرزِ عمل سے جانی دشمن بھی گرم جوش دوست بن جاتا ہے۔ البتہ جو بد باطن قرآن کی دعوت کی مخالفت کرتے ہیں یا اِس کی آیات کا سیاق وسباق سے ہٹ کر یا احادیثِ مبارکہ سے ملنے والی رہنمائی کے برخلاف مفہوم بیان کرتے ہیں، وہ اللہ کے علم میں ہیں۔ قرآنِ حکیم ایک زبردست کتاب ہے۔ اِس کتاب کے مضامین پر کھلم کھلا اعتراضات کیے جائیں یا لبادہ اوڑھ کر دھوکہ دینے کے انداز میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں، قرآن ایسی تمام مذموم کوششوں کو خود ہی ناکام بنادے گا۔ اللہ نے قرآن کے صرف الفاظ کی نہیں بلکہ اِس کے صحیح مفہوم کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔

پچیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اَیْنَ شُرَکَآءِیْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ ﴿﴾ (حٰم السجدۃ: ۴۷)

پچیسویں پارے میں سورۂ حٰم السجدہ کا آخری رکوع، ۵ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ شوریٰ، ۷ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ زخرف، ۳ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ دخان اور ۴ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ جاثیہ شامل ہیں۔

رکوع ۶ ...... آیات ۴۵ تا ۵۴

قرآن کی حقانیت واضح ہو کر رہے گی

سورۂ حٰم السجدہ کے چھٹے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ اُسے ہر شے کا علم ہے۔ یہاں تک کہ وہ جانتا ہے کہ کس خوشہ سے کیسا پھل نکلے گا اور کوئی مادہ کیا جنم دینے والی ہے؟ روزِ قیامت اللہ مشرکین سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں وہ ہستیاں جنہیں تم نے میرا شریک قرار دیا تھا؟ مشرکین اپنے شرک کے جرم کا انکار کریں گے۔ اُن کا کوئی خود ساختہ معبود، اُن کی مدد کو نہ آئے گا۔ اکثر انسان نعمت ملنے پر اتراتے ہیں اور تکلیف آنے پر انتہائی مایوس اور نا امید ہو جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر کرنے اور اگر کوئی آزمائش آ ہی جائے تو اُس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! عنقریب اللہ کائنات اور خود انسان کے وجود میں لوگوں کو ایسی نشانیاں دکھائے گا جو قرآن کی دی ہوئی خبروں کے عین مطابق ہوں گی۔ تب لوگوں پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن کی ہر بات سچی ہے۔ کائنات کی ہر شے کا خالق اللہ ہے اور وہ اللہ ہی کے حکم سے کام کر رہی ہے، جبکہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اِن دونوں میں تضاد نا ممکن ہے۔

سورۂ شوریٰ

غلبۂ دین کے لیے جدوجہد کرنے کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

شرک پر آسمانوں کا غیظ وغضب

پہلے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ جب اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا ہے تو آسمان غضب ناک ہو کر جوش سے پھٹ پڑنے کے قریب ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے ہیں کہ جن کی اہلِ زمین کے لیے دعائے مغفرت ایسا نہیں ہونے دیتی۔ البتہ مشرکین اللہ کی نگاہ میں ہیں اور وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے کہ اہلِ مکہ اور اطراف میں بسنے والوں تک اللہ کا پیغام پہنچا دیں اور اُنہیں آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کریں۔ آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے والے جنت میں اور قبول نہ کرنے والے ظالم دہکتی ہوئی آگ میں ہوں گے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۱۹

اقامتِ دین کا حکم

دوسرے رکوع میں ہدایت دی گئی کہ اپنے جملہ معاملات میں اللہ ہی کو حاکم مانو اس لیے کہ وہی تمہارا خالق، مالک اور رازق ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دین کو قائم و نافذ کریں اور اِس عظیم مشن کے حوالے سے باہم اختلاف نہ کریں۔ اللہ نے اِسی مشن کے لیے بھیجا تھا حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو۔ پھر یہی مشن دیا گیا نبی اکرم ﷺ کو۔ اُمتِ مسلمہ کے لیے اعزاز ہے کہ اُسے وہی ذمہ داری دی گئی جو اِس سے قبل جلیل القدر رسولوں کی تھی۔ البتہ آگاہ کیا گیا کہ اللہ کا عطا کردہ عادلانہ دین قائم کرنا مشرکین کو بہت ناگوار ہے۔ خواہ وہ سیاسی مشرک ہوں جنہوں نے اپنی حکمرانی قائم کر کے لوٹ مار مچا رکھی ہو یا مذہبی مشرک جو جھوٹے معبودوں کے تصورات دے کر لوگوں سے نذرانے وصول کر رہے ہوں۔ ایسے ظالم اقامتِ دین کے مشن کی بھرپور مخالفت کریں گے لیکن اللہ اہلِ حق کی مدد کرے گا۔ ایسے لوگوں کا کوئی عذر اللہ کے ہاں قبول نہیں جو اقامتِ دین کی جدوجہد سے گریز کر رہے ہیں۔ اُن کے سامنے ایسے جواں مرد موجود ہیں جو اقامتِ دین کے عظیم مشن کے لیے مال و جان کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اِس مشن سے گریز کرنے والوں پر اللہ کا غضب نازل ہو کر رہے گا۔ کتاب اور شریعت کا عطا کیا جانا محض حصولِ ثواب یا ایصالِ ثواب کے لیے نہیں بلکہ عمل اور نفاذ کے لیے ہے۔ جو لوگ ایسا نہیں کر رہے وہ آگاہ ہو جائیں کہ روزِ قیامت اُن سے پوچھا جائے گا کہ تم نے احکاماتِ شریعت کے نفاذ سے کیوں گریز کیا؟ اِس حقیقت کا احساس کر کے سچے اہلِ ایمان ڈرتے رہتے ہیں۔ البتہ آخرت میں جوابدہی کے حوالے سے وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۲۹

کیا خود ساختہ معبودوں نے کوئی شریعت دی ہے؟

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرنے والے خود غرض ہیں۔ اُن معبودوں نے کوئی شریعت تو دی نہیں کہ جس کے نفاذ یا اُس پر عمل کے لیے مشقت اٹھانی پڑے۔ اِس کے برعکس مشرکین چاہتے ہیں کہ اُن کے معبود دنیا میں بھی اُن کی مشکلات آسان کریں اور آخرت میں

بھی اُن کے سیاہ اعمال کی بخشش کے لیے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کریں۔ اِن ظالموں کی یہ خواہشات پوری نہ ہوں گی اور اُنہیں اپنے اعمال کی بدترین سزا ملے گی۔ اِس کے برعکس سچے مومن جنھوں نے شریعت پر عمل اور اِس کے نفاذ کے لیے قربانیاں دی ہوں گی، ایسے باغات میں ہوں گے جہاں اُن کی ہر خواہش کی تسکین ہوگی۔ اللہ دعائیں بھی اُن ہی کی قبول کرتا ہے جو اللہ کی پکار پر لبیک کہہ کر مال وجان کی قربانیاں دیتے ہیں۔ اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کے احکامات سے پہلو تہی کرتے ہیں اُن کے لیے دعاؤں کی قبولیت تو درکنار بلکہ شدید عذاب ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۰ تا ۴۳

اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف

چوتھے رکوع میں اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ وہ دنیا کی عارضی اور کم تر نعمتوں کے مقابلہ میں آخرت کی دائمی اور برتر نعمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے اسباب کی قلت سے مایوس نہیں ہوتے اور باطل کی قوت وکثرتِ وسائل سے مرعوب نہیں ہوتے۔ اُن کا مکمل بھروسہ اللہ پر ہوتا ہے۔ وہ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ وہ غصے یا جذبات کی شدت سے کوئی اقدام نہیں کرتے بلکہ اِن کیفیات میں مخالفین سے درگزر کرتے ہیں۔ وہ اپنے رب کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں اور اُس کی فرمانبرداری میں جان ومال کی بازی لگا دیتے ہیں۔ وہ اللہ سے لو لگانے اور مدد حاصل کرنے کے لیے نماز قائم کرتے ہیں۔ وہ باہمی معاملات مشوروں کے ذریعے طے کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی خوشنودی کے حصول اور نفوس کے تزکیہ کے لیے اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ جب اُن پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ برائی کا بدلہ لینے والوں پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو اُن کو کی جائے گی جو لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں اور زمین میں فساد مچا رہے ہیں۔ ہاں جب تک اتنی قوت نہیں ہے کہ ظالموں سے اُن کی برائی کا بدلہ لیا جا سکے تو ایسے میں اُنہیں معاف کر دینا ہی باعث اَجر وثواب ہے اور بلا شبہ یہ بہت ہی ہمت کا کام ہے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۴۴ تا ۵۳

اللہ کی پکار پر لبیک کہو

پانچویں رکوع میں للکارنے کے اسلوب میں دعوت دی گئی کہ اللہ کی پکار پر لبیک کہو۔ اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ کی ایک ہی پکار سامنے آئی یعنی اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے جدوجہد

کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم تاخیر کرتے رہو اور موت یا قیامت کا وہ دن آ جائے جو پھر ٹلے گا نہیں۔ اُس روز انسان کے لیے کوئی پناہ گاہ نہ ہوگی اور نہ ہی اُس کا کوئی عذر قابلِ قبول ہوگا۔ اللہ ہمیں موت کا دن آنے سے پہلے پہلے اپنے حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورہ زخرف

توحید کا بیان اور شرک کی مذمت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۵

اللہ کے احسانات

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ سرکش قوموں نے ہر دور میں انبیاءؑ کا مذاق اڑایا۔ وہ قومیں قوت و وسائل میں مشرکینِ مکہ سے کہیں زیادہ آگے تھیں، لیکن اللہ نے اُنہیں تباہ و برباد کر دیا۔ مشرکینِ مکہ بھی اگر باز نہ آئے تو ایسے ہی انجام سے دوچار ہوں گے۔ کاش وہ اپنے خالق کے احسانات پر غور کریں۔ اُس نے زمین کو انسانوں کے لیے بچھونا بنا دیا تاکہ سہولت سے اُس پر آباد ہوں، قدرتی راستے بنا دیے تاکہ لوگ اپنی مطلوبہ منزلوں تک پہنچ سکیں، آسمان سے پانی نازل فرمایا اور پانی سے کیسی کیسی نباتات پیدا فرمائیں۔ جو اللہ مردہ زمین سے نباتات نکال سکتا ہے وہ تمام انسانوں کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔ اُس نے ہر شے جوڑے کی صورت میں پیدا کی، جیسے سمندر کی سواری کشتیاں ہیں اور خشکی کی سواری بڑے بڑے جانور۔ سواری پر سوار ہو کر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ایک سفر تو ہم سواری پر کر رہے ہیں اور ہمارا ایک اور سفر بھی جاری ہے۔ یہ سفر زندگی کا ہے جو ہمیں موت، آخرت اور اللہ کے سامنے حاضری کی طرف لے جا رہا ہے۔ اللہ روزِ آخرت ہمیں ہر قسم کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۱۶ تا ۲۵

اللہ کا اذن اور ہے، اُس کی رضا اور

دوسرے رکوع میں بتایا گیا کہ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں شرک سے روک دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے دنیا میں انسانوں کو اختیار دیا ہے۔ انسان اگر گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کا اذن بھی اللہ ہی دیتا ہے لیکن اُس نے بتا دیا ہے کہ یہ راستہ اللہ کو ناراض کرنے والا ہے۔ اِس کے برعکس اگر انسان

نیکی کرتا ہے تو اللہ ہی اِس کی توفیق دیتا ہے اور اِس پر بہت خوش ہوتا ہے۔ مشرکین شرک کے لیے دلیل دیتے رہے کہ ہم تو باپ دادا کی پیروی کر رہے ہیں۔ کسی بھی فعل کے حق ہونے کے لیے دلیل اللہ کی عطا کردہ تعلیمات ہیں نہ کہ باپ دادا کی پیروی۔

رکوع ۳...... آیات ۲۶ تا ۳۵

اہمیت دولت کی نہیں پاکیزہ کردار کی ہے

تیسرے رکوع میں مشرکینِ مکہ کا یہ طنزیہ سوال نقل ہوا کہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی دولت مند انسان پر کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ درحقیقت اللہ کی نگاہ میں اہمیت دولت کی نہیں، پاکیزہ کردار کی ہے۔ دولت کی تقسیم کا نظام کاروبارِ دنیا چلانے کے لیے بنایا گیا ہے تاکہ مالدار لوگ تنگ دستوں کو معاوضہ دے کر اُن سے کام لے سکیں۔ اگر سب لوگ معاشی اعتبار سے ایک ہی معیار پر ہوتے تو مشقت والے کام کون کرتا؟ البتہ آخرت میں کامیابی دولت سے نہیں پاکیزہ کردار سے ملے گی۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ دنیا کی لالچ میں کافر ہو جائیں گے تو اللہ تمام کافروں کو سونے کے گھر عطا کر دیتا۔ اصل اہمیت آخرت کی نعمتوں کی ہے اور یہ نعمتیں اُنہیں ملیں گی جو اللہ کی فرمانبرداری اختیار کریں گے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۶ تا ۴۵

شیطان کس پر مسلط کیا جاتا ہے؟

چوتھے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ جو انسان اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے، اللہ اُس پر بطورِ سزا شیطان کو مسلط کر دیتا ہے۔ شیطان اُس کا ساتھی بن کر اُسے اللہ سے دور کر دیتا ہے۔ جب انسان روزِ قیامت اپنی غفلت کا انجام دیکھے گا تو انتہائی نادم ہوگا۔ وہ گمراہ کرنے والے شیطان سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن اب اُسے شیطان کے ہمراہ عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

رکوع ۵...... آیات ۴۶ تا ۵۶

آلِ فرعون کی بدنصیبی

پانچوں رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو آلِ فرعون کی طرف بڑی واضح نشانیوں کے

ساتھ بھیجا۔اُن بدنصیبوں نے اِن نشانیوں کا مذاق اڑایا۔اللہ نے بطورسزا اُن پرعذاب بھیجے تا کہ وہ اپنے جرائم پر نادم ہوں ۔اُنہوں نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ وہ اللہ سے عذاب کے ٹلنے کی دعا کریں ۔اگر عذاب ٹل گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے ۔پھر جب عذاب ٹل گیا تو وہ وعدہ خلافی کرنے لگے۔فرعون نے تکبر سے کہا کہ میں پورے مصر کا بادشاہ ہوں جبکہ موسیٰؑ کے پاس کوئی اختیار نہیں ۔اگر وہ واقعی اللہ کے رسول ہوتے تو ہر وقت فرشتوں کے گھیرے میں ہوتے اور سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوتے ۔فرعون نے اپنی قوم کی مت ماردی اور وہ سرکشی کی آخری حد کو پہنچ گئی۔اللہ نے اُسے سمندر میں غرق کر کے نشانِ عبرت بنادیا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۷ تا ۶۷

حضرت عیسیٰؑ قیامت کی ایک نشانی ہیں

چھٹے رکوع میں مشرکینِ مکہ کی حضرت عیسیٰؑ سے دشمنی کا رد کیا گیا ہے۔مشرکین دعویٰ کرتے تھے کہ ہمارے معبود فرشتے ہیں جو عیسائیوں کے معبود حضرت عیسیٰؑ سے بہتر ہیں ۔حضرت عیسیٰؑ انسان تھے اور کئی بشری کمزوریوں کے حامل تھے۔اُن کے ماننے والے تو یہ تصور رکھتے ہیں کہ اُنہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا تھا۔اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے تھے اور پاکیزہ کردار کی بہترین مثال تھے۔وہ قیامت کی ایک نشانی ہیں ۔اُنہیں صلیب نہیں دی گئی بلکہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔وہ قربِ قیامت،دوبارہ نازل ہوں گے۔وہ بڑے واضح معجزات لے کر آئے اور بنی اسرائیل کو اللہ کی خالص بندگی کی دعوت دی۔بنی اسرائیل میں سے کچھ اُن کی دعوت پر ایمان لائے اور اکثریت نے اُن کی دعوت کی مخالفت کی۔روزِ قیامت مخالفت کرنے والوں کو بدترین عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔اُس روز گرم جوش دوست بھی آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔البتہ متقی اُس روز بھی ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۸ تا ۸۹

مشرکینِ مکہ کی محرومی

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ کے فرمانبردار اپنے اعمال کی وجہ سے ابدی نعمتیں حاصل کریں گے۔اِس کے برعکس مجرم اپنے جرائم کی پاداش میں ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلیں گے۔اُن پر سے عذاب ذراسی دیر کے لیے بھی نہیں ہٹے گا۔مشرکینِ مکہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ۔اگر واقعی اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے اُس کی بندگی اللہ کے رسول ﷺ کرتے ۔اللہ کی کوئی اولاد

نہیں۔وہی معبودِ حقیقی ہے۔ ہر شے پر اُسی کی بادشاہت قائم ہے۔اُس کی بارگاہ میں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کی سفارش کرے مگر اُس کی اجازت سے۔مشرکینِ مکہ کی بدنصیبی اور محرومی یہ تھی کہ وہ اللہ کی نازل کردہ تعلیمات اور اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ﷺ پر ایمان لانے کو تیار نہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے بالآخر اُن سے مایوس ہو کر اللہ کے سامنے فریاد کی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔اللہ نے جواب دیا کہ اِن سے رخ پھیر لیجئے اور سلام کہہ کر اِن سے جدائی اختیار کر لیجئے۔ایمان نہ لانے کا انجام وہ عنقریب دیکھ لیں گے۔

سورۂ دخان

مشرکینِ مکہ کے شبہات کا مؤثر رد

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۹

آخرت کی جوابدہی سے غفلت کا انجام

پہلے رکوع میں بیان ہوا کہ قرآنِ حکیم لوحِ محفوظ سے دنیوی آسمان پر ایک برکت والی رات میں نازل کیا گیا۔اِس کے نزول کا مقصد لوگوں کو آخرت کی جوابدہی سے خبردار کرنا ہے۔مشرکینِ مکہ آخرت کی جوابدہی کی خبر کا مذاق اڑا رہے تھے۔اُنہیں جھنجھوڑنے کے لیے اللہ نے اُن پر قحط کا عذاب مسلط کر دیا۔وہ فریاد کرنے لگے کہ ہم پر سے یہ عذاب ہٹا دیا جائے۔اگر ایسا ہوا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔اللہ نے فرمایا کہ اِن سے اگر عذاب دور کر دیا جائے تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ایسی وعدہ خلافی اِن سے پہلے آلِ فرعون بھی کر چکے ہیں۔عنقریب وعدہ خلافی کرنے والوں سے انتقام لیا جائے گا اور اُنہیں روزِ قیامت ایک بڑے عذاب سے دوچار کر دیا جائے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۳۰ تا ۴۲

کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہونا؟

دوسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ مشرکینِ مکہ بڑے تکبر کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔جواب دیا گیا کہ دنیا عمل کی جگہ ہے۔مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ ہر شخص کو اُس کے عمل کا بدلہ دیا جائے۔اُس وقت کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آ سکے گا اور نہ کہیں اور سے مدد حاصل ہو سکے گی۔کامیاب وہی ہوگا جس پر اللہ کی رحمت ہوئی۔

رکوع ۳ ...... آیات ۴۳ تا ۵۹

آخرت میں برا اور اچھا انجام

تیسرے رکوع میں اللہ کے نافرمانوں کو جہنم میں ملنے والے شدید عذاب کی تفصیل اور فرمانبرداروں کو جنت میں حاصل ہونے والی عظیم نعمتوں کا ذکر ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ آپ ﷺ کی مبارک زبان سے اِس قرآن کی تعلیمات کو سمجھنا لوگوں کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ جو نہیں سمجھ رہے وہ بد نصیب آخرت میں برے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔

سورۂ جاثیہ

کافروں پر اتمامِ حجت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۱

آیاتِ الٰہی سے غفلت کا انجام

پہلے رکوع میں آیاتِ آفاقی ،آیاتِ انفسی اور آیاتِ قرآنیہ پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ایسے بدنصیبوں کے لیے شدید وعید کا بیان بھی ہے جو اللہ کی آیات سننے کے باوجود اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کی آیات کو سمجھنے کے بعد اُن پر اعتراضات کرتے اور اُن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا، دردناک اور ذلت والا عذاب ہے۔ اُن کی کوئی نیکی بھی اُن کے کام نہ آئے گی اور نہ ہی کسی کی سفارش اُنہیں فائدہ پہنچائے گی۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۲ تا ۲۱

تسخیر کائنات کی بشارت

دوسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کی ہر شے انسانوں کے لیے مسخر کر دی ہے۔ یہی بشارت ہے جو جدید سائنسی ترقی کی بنیاد بن گئی۔ مسلمانوں نے غور و فکر کر کے کئی مظاہر قدرت کو دریافت کیا، تسخیر کیا اور پھر ایجادات کے ذریعہ اُن سے فوائد حاصل کیے۔ البتہ رفتہ رفتہ ہم نے تحقیق و جستجو کی یہ نعمت اہلِ مغرب کو منتقل کی اور خود غافل ہو گئے۔ اِس رکوع میں مسلمانوں کو کافروں کے ظلم و ستم پر صبر کی تلقین بھی کی گئی۔ عنقریب روزِ جزا آنے والا ہے جس میں ہر انسان کو اُس کے کیے کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ اللہ نے ماضی میں بنی اسرائیل کو چن لیا تھا۔ اُنہیں عادلانہ شریعت دی اور کئی نعمتوں سے

نوازا۔ اُنہوں نے باہم ضد کی وجہ سے اختلاف کر کے تفرقہ پیدا کیا اور رسوا ہوئے۔ اب مسلمانوں کی آزمائش کا سلسلہ جاری ہے۔ ہماری خیر اِسی میں ہے کہ شریعت پر عمل کریں، اِسے نافذ کریں اور خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ شیطان دھوکہ دیتا ہے کہ اللہ بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ وہ ہر انسان کو معاف فرمادے گا۔ نہیں! کامیاب وہ ہوگا جو شریعت پر عمل کرے گا۔ جو ایسا نہیں کرے گا اللہ اُسے سزا دے گا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۲ تا ۲۶

نفس کی غلامی بھی شرک ہے

تیسرے رکوع میں اُن لوگوں کی مذمت کی گئی جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ واضح کیا گیا کہ یہ لوگ بھی شرک کا ارتکاب کرتے ہیں کیونکہ اُن کا معبود اللہ نہیں نفس ہے۔ بعض بدنصیب علم رکھنے کے باوجود نفس پرستی کرتے ہیں۔ اِس سے مراد علماء سو بھی ہیں اور وہ سائنس دان بھی ہیں جنہوں نے بڑے بڑے مظاہر قدرت کی تاثیر دیکھی لیکن وہ بدنصیب اپنے خالق کی معرفت سے محروم رہے۔ بعض گمراہ لوگ سرے سے اللہ کے وجود ہی کے قائل نہیں۔ اُن کی رائے یہ ہے کہ زندگی صرف دنیا ہی کی ہے۔ ہم خود ہی پیدا ہوئے اور اب خود ہی مر جائیں گے۔ واضح کیا گیا کہ تمہیں اللہ نے زندہ کیا ہے اور زندہ رکھا ہوا ہے۔ وہ تمہیں موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کر کے ایک ایک عمل کا حساب لے گا۔ تم مانو یا نہ مانو، حقیقت یہی ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۷ تا ۳۷

گمراہ کن تصورات دینے والے برباد ہوں گے

آخری رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ کائنات کا بادشاہِ حقیقی اللہ ہے۔ وہ لوگوں سے اعمال کا حساب لینے کے لیے قیامت قائم فرمائے گا۔ جھوٹے تصورات دینے والے اُس روز خسارے میں ہوں گے۔ جو لوگ اللہ کی عطا کردہ تعلیمات پر ایمان لائے اور اُن کے مطابق عمل کیا، اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ اِس کے برعکس جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا وہ سخت عذاب میں ہوں گے۔ جب مجرمین جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں اسی طرح سے نظر انداز کر دیا ہے جیسے تم نے دنیا میں روزِ قیامت کے حساب کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ ظالموں کا یہ انجام مظلوموں کے لیے باعثِ تسکین ہوگا۔ اسی لیے آخری آیات میں اللہ کے لیے شکر اور بڑائی کا مضمون وارد ہوا ہے۔ اُس اللہ کا شکر ہے جس کی بڑائی جاری وساری ہے اور وہ مظلوموں کی خوب دادرسی کرنے والا ہے۔ ظالموں کو اُن کے ظلم کی قرار واقعی سزا دے کر اُس نے مظلوموں کے سینے کو کیا خوب ٹھنڈک اور فرحت بخشی ہے۔